رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

یُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ

نور

دارالامان قادیان

جلد (۲۰) نمبر (۶)

ضوابط

... سالانہ عوام سے تین روپے (ے)
... ہی ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/ع)
... پرستوں سے دس روپے (عہ)
... سے پانچ روپے (ے ۵)
... غیر سے آٹھ شلنگ

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں ...
... کی حقیقت ...
۲- سکھوں اور آریوں ... غ کو ... ادا کرنا
۳- دیگر مذاہب کے حملوں ... جواب دینا
۴- راعی اور رعایا ... کو مستحکم کرنا

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رادھاسوامی مت کے گورو سے میری گفتگو

برادرم جناب عبدالمجید خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل کی دو سال سے خواہش تھی۔ کہ رادھا سوامی مت کے گورو سے میری گفتگو ہوجائے۔ مگر بوجہ عدیم الفرصتی کے جب کبھی تیار ہوا ہمیشہ کوئی نہ کوئی روک پیدا ہوجاتی تھی۔ ۲۹ ستمبر کو انکی کشش مجھے کھینچ کرلیگئی اور میں شام کو ڈہلواں پہنچ گیا۔ دوسرے روز صبح ۹ بجے دریائے بیاس کے کنارے پر گاؤں ڈیرا بیج کے متصل جہاں رادھا سوامی مت کا استھان ہے پہنچ گئے۔ یہ استھان پُرفضا جگہ پر ہے۔ نظارہ قابلدید عمارت شاندار جب ہم پہنچے۔ ان کا ماہواری جلسہ شروع تھا۔ رادھا سوامی مت کے گورو صاحب کا لیکچر ہورہا تھا۔ تقریر صلح کل پر مبنی تھی اور اس تقریر کا مدار بیشتر حضرت شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے اقوال پر تھا۔ اور اثناء تقریر میں انہوں نے شریعت کی بھی تردید کی حاضری دو ہزار سے زیادہ تھی جس میں نصف کے قریب عورتیں بھی ہونگی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے سالانہ جلسہ پر جو دسمبر میں ہوتا ہے قریباً دس بارہ ہزار کا اجتماع ہوجاتا ہے۔ ہم خاموشی کے ساتھ سب کچھ دیکھتے رہے۔ ۱۰½ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ ہمارے لئے ایک عمدہ کوٹھی مہیا کی گئی۔ کھانے کیلئے جلسہ کے ناظموں نے بہت زور لگایا۔ مگر ہم اپنا کھانا اپنے ساتھ ہی لے گئے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد جب ہم فارغ ہوئے۔ تو ایک جنٹلمین تشریف لائے۔ جو ممالک یورپ کی سیاحت کرچکے تھے۔ ان کے ساتھ دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ پھر نماز پڑھی اتنے میں ایک آدمی آیا کہ گورو صاحب آپ کو یاد کررہے ہیں۔ میں اور جناب عبدالمجید خاں صاحب اور دو تین اور دوست گورو صاحب کے پاس گئے۔ انہوں نے تنہائی میں گفتگو کرنی مناسب سمجھی۔ اگرچہ ہماری یہ خواہش تھی۔ کہ بات چیت پبلک میں ہو۔ مگر انہوں نے تخلیہ کو ترجیح دی۔ قریباً پندرہ آدمی ہوں گے۔ ہمارے جانے پر گورو صاحب اُٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ اور کمال محبت سے پیش آئے۔

پہلے گورو صاحب نے یہ کہا کہ میری طرف سے ایک دوسرے صاحب گفتگو کریں گے۔ مگر میں نے جواب دیا کہ ہم تو صرف آپ سے گفتگو کرنے کے شائق ہیں۔ اگر آپ کو فرصت نہیں تو ہم پھر کسی دوسرے موقعہ پر حاضر ہوجائیں گے۔ اس پر گورو صاحب خود ہی گفتگو کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔

میں نے سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔ "مہاراج میں آج آپکے دکھیان (خطبہ) سے بہت خوش ہوا ہوں۔ کیونکہ اس میں روحانیت کی جھلک تھی۔ اور صلح کل پر مبنی تھا۔ اور مجھے توقع رکھنی چاہئے۔ کہ آپ شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے ہر ایک قول کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہوں گے

رادھا سوامی کے گورو صاحب۔ کیوں نہیں؟

ایڈیٹر نور۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ شری گورو صاحب شری گرنتھ صاحب آدی میں یہ فرماتے ہیں۔

خصم کی ندرین دیکھیں پسندی جنہیں اک کر ڈھایا
تیہہ کر رکھے پیچ کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے

مطلب۔ وہی لوگ اللہ کے مقبول ہیں۔ جو ایک کی پوجا کرتے ہیں تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔

گورو صاحب۔ اوّل تو ان نمازوں سے وہ نمازیں مراد نہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ اگر ہوں بھی تو اس سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ مسلمان لوگ نماز پڑھیں۔ یہ عام لوگوں کیلئے حکم نہیں۔ کیونکہ گورو صاحب سب کے سانجھے تھے۔

ایڈیٹر نور۔ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ گورو صاحب کا یہ ارشاد سب کیلئے ہے۔ پھر تو آپ کو مان لینا چاہئے۔

گورو صاحب۔ ہاں کیوں نہیں؟

ایڈیٹر نور۔ شری گورو نانک صاحب ہردوار اور کورکھیتر اور بنارس وغیرہ میں جاتے ہیں تو قطعی ہندوؤں کے برخلاف ہوکر اور وہاں جاکر بھی ہندو رسومات کے اُلٹ کرتے ہیں۔ مگر برخلاف اس کے جب حج کعبہ کیلئے تشریف لیجاتے ہیں۔ تو قطعی حاجی بن کر چنانچہ اس کے متعلق شری گورداس جی مہاراج اپنی واراں میں یہ فرماتے ہیں

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بن والی
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلے دھاری

مطلب۔ شری گورو نانک دیوجی مہاراج حج کعبہ کیلئے گئے۔ نیلے کپڑے پہن کر ہاتھ میں عصا اور بغل میں قرآن مجید کوزہ وضو کرنے کے لئے مصلے نماز پڑھنے کے لئے اور اذان دیتے ہوئے اب آپ ہی بتلائیے کہ جو شخص اس ہیئت کذائی کے ساتھ حج کیلئے جاتے ہم اسے کیا کہینگے۔

گورو صاحب۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یا تو تلوار کے ساتھ

سراڑا دیا جائیگا۔ اور یا پھر ایمان لاؤ۔ چونکہ گورو صاحب مکہ دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہیں مجبورًا ایسا کرنا پڑا۔

ایڈیٹر نور۔ قرآن مجید سامنے کرکے کیا آپ اس پاک کتاب میں سے کوئی ایسا شبہ دکھلا سکتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہو کہ یا تلوار یا ایمان۔

گورو صاحب۔ میری مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کا یہ طریق عمل ہے

ایڈیٹر نور۔ کوئی مثال دیجئے۔

گورو صاحب۔ اورنگ زیب جس نے اپنے بھائیوں تک کو بھی نہ چھوڑا۔

ایڈیٹر نور۔ حضرت اورنگ زیب کا عہد رعایا کے لئے خواہ وہ ہندو تھے یا مسلمان بحیثیت مجموعی بہت بابرکت رہا ہے۔ اب تو آریہ تک بھی اس کے قائل ہو رہے ہیں۔ پنڈت چمپتی داس بی اے مشہور آریہ لیڈر نے حضرت اورنگ زیب پر ایک کتاب لکھی ہے وہ اس میں اورنگ زیب کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور پھر اگر تھوڑی دیر کیلئے یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ کسی ایک راجہ مسلمان کیطرف سے کوئی ایسی بات سرزد ہوئی تو اس کا اسلام ذمہ دار نہیں مسلمان تو زیادہ سے زیادہ اورنگ زیب کو ایک مجدد کا درجہ دیتے ہیں۔ مگر شری کرشن جی مہاراج جو ہندوؤں میں پورن اوتار سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کورو اور پانڈو جو باہم بھائی بھائی تھے۔ کو باہم لڑا دیا۔ اور وہ ایسا لڑے۔ کہ دونوں میں ہی پھر اٹھنے کی طاقت نہ رہی۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔

گورو صاحب یہ ٹھیک ہے کہ کسی شخص کی بری مثال سے اس مذہب پر کوئی حرف نہ آنا چاہیئے۔ مگر میں تو کرشن جی کے فعل کو بھی پسند نہیں کرتا

ایڈیٹر نور۔ اگر ہم تھوڑی دیر کیلئے یہ تسلیم کر لیں کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج نے حقیقت کے طور پر نہیں بلکہ ایک یا دوسری مصلحت کے ماتحت حاجیوں کا لباس اور طرز اختیار کی تو پھر کیا ایسا کرنا ایک گورو کہلانے والے کی شان سے بعید نہیں؟

گورو صاحب اس کو ٹال گئے۔ پھر میں نے یہ سوال کیا آپ نے آج اپنے سپیچ کے لیکچر میں کہا۔ کہ شریعت کی ضرورت نہیں تو کیا بدوں شریعت کے اس دنیا کا انتظام ایک منٹ کیلئے بھی قائم رہ سکتا ہے۔

گورو صاحب۔ میرا یہ مطلب ہے کہ جو بڑے دھرماتما ہیں انکے لئے شرع کی ضرورت نہیں۔

ایڈیٹر نور۔ تو کیا پھر یہ سمجھنا چاہیئے کہ جتنا کوئی زیادہ دھرماتما ہوگا اتنا ہی دنیوی انتظام کو درہم و برہم کرنے والا ہوگا۔

گورو صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

ایڈیٹر نور۔ کیا میں تناسخ کے متعلق بھی آپ سے کچھ دریافت کر سکتا ہوں۔

گورو صاحب۔ آج ہمارا ماہواری اجتماع ہے۔ اور مجھے اس سے زیادہ فرصت نہیں کسی دوسرے موقعہ پر سہی۔

ایڈیٹر نور۔ جیسا آپ پسند کریں۔

اثنائے گفتگو میں گورو صاحب کا رویہ نسبتًا اچھا رہا گورو صاحب کے چند مخلص سکھوں نے مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا کہ جس عمدہ طریق اور نرمی کے ساتھ آپ نے گفتگو کی اس کا اثر بہت دیر تک ہمارے دلوں پر رہیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک ذاتی سفر جو تبلیغی سفر بن گیا

پچھلے دنوں میرے گھر کے لوگ اپنے بھائی شیخ محمد شفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس ڈیرہ بابا نانک کے پاس گئے ہوئے تھے اس سلسلہ میں مجھے [illegible] ڈیرہ بابا نانک جانا پڑا۔ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بھی میرے ساتھ تھے۔ ہم قریبًا ۳ بجے ڈیرہ پہنچ گئے۔ بھائی صاحب تو آگے راوی برج پر روانہ ہو گئے۔ اور میں وہیں ٹھیر گیا پھر شام کو بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی معہ ایک اور دوست کے یہ پیغام لائے کہ کل ۱۲ بجے آپ کی اور شیخ محمد شفیع صاحب کی جناب شیخ نعمت اللہ خاں صاحب برج انسپکٹر کے ہاں دعوت ہے شیخصاحب تو وہاں تھے ہی میں نے انہیں تسلی دلائی کہ میں آپکا پیغام انہیں پہنچا دوں گا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد شیخصاحب بھی آگئے اور ہم موٹر پر سوار ہو کر سیر کیلئے گئے۔ تو میں راستے میں ہی انکو دعوت کا پیغام دیا۔ مگر انہوں نے یہ کہا کہ ابھی ایک قتل کی واردات کی رپورٹ آئی ہے۔ اور میں وہاں جلد سے جلد پہنچنا چاہتا ہوں۔ ۱۲ بجے تک فرصت بہت مشکل ہے۔ ہاں اگر شام کو ہو جائے تو میں پہنچ سکوں گا۔ چنانچہ خان صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا گیا۔ کہ بعض مجبوریوں کیوجہ سے ۱۲ بجے شیخ محمد شفیع صاحب نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس لئے اگر آپ شام کا وقت رکھ سکیں تو زیادہ اچھا ہوگا۔

مگر پھر شیخصاحب کو یہ خیال آیا۔ کہ دریا کو عبور کرنے کیلئے بیڑی پڑتی ہے۔ اور شام کو ایسا انتظام کرنے کے لئے خانصاحب کو تکلیف ہوگی۔ بات صبح ہی کی رہے میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا اور اگر نہ ہو سکا تو خان صاحب میری معذرت قبول فرمائیں۔ رات کے ۹ بجے گوجرانوالہ سے بھائی محمد اسمٰعیل صاحب بھی پہنچ گئے۔ صبح شیخ محمد شفیع صاحب تو مذکورۃ الصدر مجبوری کیوجہ سے شامل نہ ہو سکے میں اور بھائی محمد اسمٰعیل صاحب روانہ ہوئے۔ پل تک تو ہم تانگہ پر گئے تانگہ اور ملازم کو وہیں چھوڑا۔ اور پل کو پیدل عبور کیا۔ اس کے آگے ٹرالی کھڑی تھی۔ ٹرالی پر سوار ہو کر منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ جناب شیخ نعمت اللہ خاں صاحب کو شیخ محمد شفیع صاحب کی عدم شمولیت کا بہت احساس تھا۔ اور یہ احساس نہایت واجبی تھا۔ مگر میں نے انکی تلافی کی ایک دوسری صورت سوچی ہے۔ اگر وہ پوری ہو گئی۔ تو فریقین میں سے انشاء اللہ کسی کو بھی یہ گلہ نہیں رہیگا۔ پیشتر اس کے کہ دعوت اپنا عملی رنگ اختیار کرے شیخصاحب موصوف نے جناب ڈاکٹر سوہن سنگھ صاحب کو بلایا۔ اور میرے ساتھ ان کا تعارف کرایا۔ اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب کو یہ بڑا اعتراض ہے کہ اگر شری گورو نانک دیو جی مہاراج مسلمان تھے۔ تو ان کے بعض متضاد اقوال کیوں پائے جاتے ہیں یعنی کہیں اسلام کی تعریف ہے۔ اور کہیں کہیں ہندو مذہب کی بھی

میں نے اسکا یہ جواب دیا۔ کہ ہر ایک انسان کو قدرتًا تین حالتوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ **پہلی حالت** جس کرۂ ہوائی میں وہ پیدا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کرۂ ہوائی کے خیالات میں وہ رنگین ہوتا ہے دوسری حالت جب وہ سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ تو وہ اپنے نیک و بد میں تمیز کرنے لگتا ہے۔ اس صورت میں اُسے اس کرۂ ہوائی کے بعض خیالات سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ اور بعض سے نہیں تیسری حالت وہ ہوتی ہے۔ کہ جب وہ اپنے خیالات میں پختہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنا کوئی خاص مسلک اختیار کر لیتا ہے اس حالت میں وہ جو کچھ کہتا ہے۔ وہ اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ سو انہیں تین حالتوں سے شری گورو مہاراج کو بھی گذرنا پڑا۔ پہلی حالت وہ تھی۔ کہ آپ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کے اقوال میں بھی وہی رنگ تھا۔ دوسری حالت جب آپ ہندوؤں کے بعض عقائد سے متنفر ہو گئے تھے۔ مگر ابھی تک اسلام اختیار نہیں کیا تھا۔ اسوقت تک آپ کے اقوال میں وہی رنگ نمایاں تھا۔ تیسری حالت وہ تھی۔ جب کہ آپ نے بعد از غور و خوض اسلام اختیار کر لیا تھا اور اس وقت کے جو آپ کے اقوال ہیں۔ وہ اسلامی رنگ میں رنگین ہیں۔ چنانچہ آپ نے حج بھی آخری عمر میں ہی کیا۔ اور حضرت گورو

KHILAFAT LIBRARY

صاحب کے یہ اقوال آپ کی وفات کے خاصہ عرصہ بعد شری گورو ارجن دیوجی مہاراج جو سکھوں کے پانچویں گورو ہوئے ہیں کے عہد میں کتابی صورت میں آئے۔ اور گورو ارجن دیوجی مہاراج کو گورو صاحب کے جو اقوال بھی میسر آئے۔ انہوں نے بطور تبرک جمع کر دئے۔ اگر یہ اقوال شری گورو نانک جی مہاراج کی نگرانی میں درج ہوتے۔ تو غالباً پھر انکی صورت کچھ اور ہی ہوتی۔ اس جواب کو سردار صاحب نے بہت پسند کیا۔ اور ہر ایک معقول پسند اسے پسند کریگا۔ کھانا کھانے کے بعد بھی سردار صاحب سے بعض مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی غرضیکہ جیسی یہ دعوت پُرلطف تھی۔ ویسی مجلس بھی پُرلطف رہی۔ جناب شیخ نعمت اللہ خاں صاحب ہیڈ انسپکٹر اور جناب ڈاکٹر سوہن سنگھ کا حسنِ اخلاق مجھے بہت دیر تک یاد رہیگا۔

شذرات

آریہ بھاشا اور اردو

۲۰ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ دو تین درشنوں (سالوں) میں آریہ بھاشا اڈیشن کا چاؤ اُڑ گیا ہے۔ اور اب اس کا پاؤں پیچھے جا رہا ہے۔

اس سال تو یہ اڈیشن نکالی جائیگی درخواستیں کم آئیں یا زیادہ۔ لیکن اگلے سال نکالی جائے یا نہ۔ اس کا فیصلہ آرڈروں پر ہوگا۔

نور۔ کیا اب بھی یہ امر کسی تشریح کا محتاج ہے۔ کہ لوگ دراصل اردو کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سہل الحصول ہے۔ اگر مزید ثبوت کی ضرورت ہو۔ تو اڈیٹر صاحب ذرا پرکاش کو ہندی میں کر کے دیکھ لیں۔ کہ اشاعت نصف بھی رہتی ہے یا نہیں۔

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں

جوا اور وید مقدس

۱۰ نومبر کا آریہ گزٹ وید امرت کے عنوان سے ایک وید مقدس کے منتر کا یوں ترجمہ دیتا ہے۔

"میری یہ دھرم پتنی مجھے کشٹ نہ دیتی تھی۔ اور نہ ہی مجھ سے کرودھ ہوتی تھی۔ یہ مِتر سمبندھیوں کا کلیان کرنیوالی تھی اور میرے بھی کلیان کا سادھن تھی لیکن صرف اس جوئے کے کارن میں نے اپنے انوکول آچرن کرنے والی استری کو دور کر دیا۔"

نور۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وید مقدس کے زمانہ میں جوئے کا عام رواج تھا باقی اس وید منتر کے حامی وید کی رشی ہیں یا کوئی اور مگر صاف ظاہر ہے کہ ویدوں کا نزول ویدک رشیوں پر ہی ہوا تھا۔ تو اس صورت میں بات اور بھی پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

جوئے کے بُرے نتائج

یہی ۱۰ نومبر کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ بعض لوگ اپنی بات کی صداقت کو ظاہر کرنے کیلئے وہ کئی بار مہاراج یدھشٹر وغیرہ کی مثالیں بھی پیش کر دیتے ہیں۔ کہیں کہیں آج بھی ایسے جوا کھیلنے والے بدمعاش موجود ہیں۔ جو کہ اپنی عورتوں کے گہنے وغیرہ ہار چکنے کے بعد اپنی استریوں (عورتوں) کو بھی ہار دیتے ہیں۔

بیشک جوا ایک بہت ہی بُری چیز ہے۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہندوستان اس لعنت سے قطعی پاک ہو جائے۔ مگر یہ زیادہ اچھا ہوتا۔ کہ اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ یدھشٹر کی مثال پر بھی کچھ روشنی ڈالدیتے۔ کہ یہ مثال اپنے اندر کہاں تک حقیقت رکھتی ہے۔ اور اگر اسکی حقیقت ہو بھی تو بھی اسکا تتبع کہاں تک ضروری ہے۔

سر کے بال اور شری گرنتھ صاحب

یکم نومبر کا امرت دہلی لکھتا ہے۔ کہ مہارانی کلیسیہ سابق مہاراجہ نابھہ کی صاحبزادی نے اپنے بال کٹوا دئے ہیں اس پر امرت یہ نوٹ دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا واقعہ ہے جبکہ کسی سکھ عورت نے گورو گرنتھ صاحب کے فرمانوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے سر کے بال کٹوا دئے۔"

شری گورو گرنتھ صاحب میں بالوں کے رکھنے یا نہ رکھنے کا کوئی حکم نہیں۔ تو جس صورت میں شری گرنتھ صاحب اس بارہ میں قطعی خاموش ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ شری گرنتھ صاحب کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بال کٹوائے ٹھیک نہیں۔ ہاں اس کی بجائے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ موجودہ سکھ مذہب کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسا کیا گیا۔ میرے خیال میں اب یہ وقت آگیا ہے۔ کہ سکھ عالموں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ اس پر غور کرنا چاہئے۔ کہ شری گرنتھ صاحب یا دیگر مذہبی کتب ان بالوں کے رکھنے یا نہ رکھنے کے متعلق کیا کہتی ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت

دہلی کے مشہور آریہ مناظر پنڈت رامچند جی لکھتے ہیں کہ "حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس مذہب کس ملت سے تعلق رکھتے تھے۔ میں ایک دم یہ کہنے کو تیار ہوں کہ آنحضرت صلعم درحقیقت ایک بڑے آدمی تھے۔ بہادر تھے مستقل مزاج تھے الوالعزم وشجاع بھی تھے۔ یہ آپ ہی کا کام تھا کہ عرب جیسے ملک کو اتنا شدھار دیا۔ میں اسلئے یہ نہیں لکھ رہا ہوں۔ کہ کسی نے مجھے ایسا لکھنے کیلئے کہا ہے۔ یا تحریک کی ہے۔ بلکہ درحقیقت میرا ایسا ہی یقین ہے۔ جبکہ میں ہر جگہ کہنے کو تیار ہوں۔ مجھے اپنی زندگی میں وہ وقت بڑا بار گذرتا ہے۔ جبکہ مجکو کبھی دو بزرگوں کی زندگی کا مقابلہ کرنے کے غیر مناسب کام کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے ہمیں چاہئے کہ ہر بزرگ کے نیک خصائل کی تقلید کریں۔ اور بروں کو چھوڑ دیں۔ تاکہ خود کو نیک بننے کا موقعہ ملے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنے لئے کئی باتوں میں سبق آموز پاتا ہوں۔ اور دل سے انکی خوبیوں کا قائل ہوں۔ بڑا کمینہ پن ہوگا۔ کہ محض مذہبی تعصب سے کوئی کسی بزرگ کی خوبیوں کا اعتراف نہ کرے۔"

بائبل کی حیرت انگیز اشاعت اور مسلمانوں کا جمود

برطانیہ و دیگر ممالک کی طرف سے جو انجمن اشاعت و ترویج بائبل کی ہے۔ اسنے حال ہی میں ۲۱-۱۹۲۰ء کی رپورٹ شائع کی ہے ۔ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال کی تعداد ۶۷،۴۹،۳۱۳ و ۲۴۳۷ہے جسمیں سے ۸،۰۳،۴۷۵ مکمل بائبلیں ہیں۔ ۱۴،۹۹،۴۱۴ انجیلیں ہیں اور ۴۸،۸۰،۴۲۹ مختلف حصص ہیں۔ ۲۰-۱۹۱۹ء کی تعداد ۹۹۰۰۱۸، ۱۶ تھی یعنی اس سال ۵،۱۳،۴۷۷ کا اضافہ ہوا ہے۔ صرف انگریزی زبان میں اسسال ۱۲،۷۰،۰۰۰ بائبلیں نکلی ہیں۔

اسی سال بائبل کا پندرہ نئی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے یعنی اس وقت تک ۵۰۷ زبانوں میں ترجمہ ہوگیا۔ علاوہ اس کے کہ دنیا کے تمام ممالک میں بائبل و انجیل بقیمت و بلاقیمت بھی جا رہی ہے اب جزائر عرب ایران میں بھی انکی اشاعت ہو رہی ہے۔ چنانچہ اسی رپورٹ میں یہ لکھا ہے۔ کہ سالہائے گذشتہ میں کسی کی یہ ہمت نہ تھی کہ مشہد مقدس میں ان کتابوں کو بیچ سکے۔ لیکن پارسال گرمیوں میں ایک بیچنے والے نے محض اپنی محنت و جانفشانی سے پوری ایک ہزار کاپیاں بیچ ڈالیں۔ جو لوگ کہ روپے نہ دے سکتے تھے۔ ان سے قیمت میں روٹی۔ انڈے۔ اور پھل لے لئے گئے۔ ستر مبلغین نے برہما میں ۹۱،۴۱ ،۳۲ میل سفر کیا۔ ۵۴۹۲۷ مکانات پر گئے ۵۲۹۹ گاؤں اور قصبوں میں گھومے اور ۳۲۳،۴۴ بائبلیں بیچیں دوران سفر میں ان میں سے بعض سنگسار کئے گئے بعض کو ٹھوکریں ماریں گئیں اور اُن کے منہ پر تھوک دیا گیا۔"

کیا ملت اسلام کے متمول حضرات اسلاف کی بھولی ہوئی عزت اور

فراموش کردہ ابشارہ سے کچھ بھی کام لیں گے۔ کیا علمائے ملت فدائے مذہب اپنے اس جمود کی طرف توجہ کریں گے۔ کہ قرآن پاک کا انہوں نے آج تک کس قدر زبانوں میں ترجمہ کر کے مخلوق خدا تک پہنچانے کی سعی کی ہے

KHILAFAT LIBRARY

لالہ لاجپت رائے کی ناگہانی موت

پبلک نے لالہ لاجپت رائے کی اچانک وفات کو بہت حیرت سے سنا۔ بلاشبہ انکی وفات نے ہندوستان کو ایک لائق فرزند سے اور ہندو قوم کو ایک بہترین سپوت سے محروم کر دیا ہے وہ ایک قابل لیکچرار اور اچھے اخبار نویس تھے۔ جب تک وہ آریہ سماجی رہے۔ انہوں نے سماج کو بے نظیر فائدہ پہنچایا۔ دیانند کالج ان کے ایثار اور ان تھک کوشش کی بہترین یادگار ہے۔ ہندوستان کی بہتری کی عملی جدوجہد میں وہ ہمیشہ صف اوّل میں رہا ہے۔ اگرچہ ہمیں آنجہانی کی بعض باتوں سے اختلاف تھا۔ مگر ان کی جرأت ان کی دلیری۔ ان کی ان تھک کوشش اور ان کا بے مثل ایثار ان کی صاف دلی اور صاف گوئی۔ یہ ایک ایسے اوصاف تھے کہ انہوں نے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں جگہ پیدا کر لی تھی انہوں نے صرف پولیٹیکل حلقہ میں ہی کام نہیں کیا۔ بلکہ سوشل اور تمدنی دنیا میں بھی کئی ایک قابل رشک یادگاریں چھوڑی ہیں۔ کانگڑہ کے مشہور زلزلہ میں مصیبت زدوں کی اعانت کیلئے ایک قابل قدر کام کیا۔ اور اچھوت ادھار میں بھی ان کی جدوجہد ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

ملکی سیوا میں غیر معمولی انہماک کیوجہ سے وہ اپنی وکالت کو جاری نہ رکھ سکے۔ ورنہ کچھ تعجب نہ تھا۔ کہ ایسی غیر معمولی شخصیت کا انسان ہائیکورٹ کا جج ہوتا۔

اور اگر وہ اپنے سیاسی پروگرام میں کچھ تبدیلی کر سکتے تو وزارت کی کرسی ان پر ناز کر سکتی تھی۔ اس صدمہ میں ان کے لواحقین کے ساتھ ہمیں گہری ہمدردی ہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے متعلق چند ضروری امور

(از سید محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت قادیان)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر دسمبر ۱۹۲۸ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق قادیان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس جلسہ کے متعلق مالی پہلو سے جو تحریک ناظر صاحب بیت المال کی "الفضل" کے ذریعہ شائع ہو چکی ہے۔ اُس کے متعلق اس جگہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ سوائے اس کے کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ احباب کو چاہیئے کہ بغیر کسی توقف کے فی الفور اس کی تعمیل فرمائیں۔ اور ناظر صاحب کی تجویز کے مطابق ۲۵ ہزار روپیہ کی مطلوبہ رقم جلد سے جلد فراہم کر کے قادیان میں روانہ فرمائیں۔ اور جن جماعتوں کو اجناس کی مثلاً گھی وغیرہ کی تحریک کی گئی ہے۔ وہ بصورت اجناس امداد دے کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل مقصد اس مضمون سے یہ ہے کہ میں بحیثیت منتظم جلسہ سالانہ چند ضروری باتیں احباب کے گوش گذار کر دوں امید ہے کہ احباب ان باتوں پر غور کریں گے۔ اور دوسروں تک پہنچا کر انکو بھی اس طرف متوجہ فرمائینگے۔

امر اوّل پہلی بات جو میں احباب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تمام احباب کو حتے الوسع یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس جلسہ سالانہ پر تشریف لا کر ان برکات سے متمتع ہوں۔ جن برکات کے حصول کیلئے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس ارض مقدس میں اس جلسہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لائیں۔ تاکہ معصوم بچے اور ناواقف مستورات کا بھی سلسلہ کے مرکز سے تعلق پیدا ہو۔ اور وہ اپنے سرپرستوں کے بعد بھی اس مقدس سرزمین سے تعلق قائم رکھیں جس سے وابستگی دوسرے لفظوں میں احمدیت سے وابستگی ہونی چاہیئے۔ پھر نہ صرف اہل و عیال کو ہی لائیں بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور غیر مسلم واقف کاروں کو ہمراہ لانا چاہیئے۔ تاکہ وہ اس عظیم الشان اجتماع اور مختلف ممالک اور علاقوں سے آئے ہوئے فوج در فوج احمدیوں کو دیکھ کر اور حضرت مسیح موعودؑ کے گمنامی اور کس مپرسی کے ایام کے الہام یاتون من کل فج عمیق کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ کر ہمارے امام ہمام علیہ السلام کی غیر مشتبہ صداقت کے قائل ہو کر وخرّوا لہ سجّداً کا مصداق ہو سکیں۔ بہت سے کمزور۔ بوڑھے۔ بیمار اور معذور احمدیوں اور نازک فراج آرام طلب غیر احمدیوں کیلئے بٹالہ سے قادیان کا سفر اس مقدس اجتماع میں شرکت سے محرومی کا باعث تھا مگر یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس مانع کو بھی بعد فرمایا اور قاتل دجال نے دجال کو قتل کر کے اس کا گدھا بطور مال غنیمت اپنے متبعین کی سواری اور آرام کیلئے قادیان میں طلب کیا یعنے یہ کہ اس دفعہ انشاء اللہ ایام جلسہ میں احباب بٹالہ سے قادیان تک ریل کے ذریعہ سفر کریں گے۔ اور یکے اور ٹمٹموں اور کچے راستہ کیوجہ سے موٹروں کے ہچکولوں سے نجات پائیں گے۔ پس اس نعمت عظمےٰ کی عملاً قدر کرنی چاہیئے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اور تمام موانع پر قابو پا کر اس دفعہ اس تقریب میں شریک ہونا چاہیئے۔ ریل کا افتتاح ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء سے ہو گا۔ ٹائم ٹیبل سے بعد میں انشاء اللہ اطلاع دی جائے گی۔

امر دوم دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قادیان میں مکانات کی قلت ہے۔ اور انشاء اللہ آنیوالوں کی کثرت ہو گی۔ اور خدا کرے کہ آئندہ ہمیشہ ایسا ہی ہو۔ کہ آنیوالے مکینوں کی تعداد مکانوں کی گنجائش سے زیادہ ہوا کرے۔ کیونکہ جائے تنگ است مرداں بسیار سے پالا پڑے۔ تبھی آنیوالے مہمانوں اور خدمت کرنے والے میزبانوں کو یاتون من کل فج عمیق کا الہام ایمان کی تازگی بخشتا ہے پس مکانوں کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں احباب سے یہ گذارش کروں گا۔ کہ وہ حتے الوسع الگ مکانوں کے متمنی نہ ہوں۔ بلکہ عورتیں عورتوں میں ٹھہریں اور مرد مردوں میں۔ اس میں کوئی تکلیف بھی نہیں۔ کیونکہ مردوں میں کئی مرتبہ اپنے بال بچوں کی خبر گیری کیلئے ان کی جائے رہائش تک پہونچ سکتا ہے۔ بے شک بعض لوگوں کا یہ عذر ہوتا ہے۔ کہ ہماری بیوی پہلی دفعہ آئی ہے۔ وہ اجنبی ہے کسی عورت سے واقف نہیں یا یہ کہ بال بچے بیمار ہیں۔ وہ ہماری نگرانی کے بغیر نہیں رہ سکتے یا یہ کہ ہماری اہلیہ غیر احمدی ہے۔ ابھی وہ یہ قربانی نہیں کر سکتی۔ وغیرہ وغیرہ لیکن باوجود ان معذوریوں اور صحیح معذوریوں کے میں احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ ابھی سے اپنے بال بچوں کو سب عورتوں کے ساتھ ٹھہرنے کی ترغیب دیں لیکن ہر قاعدہ میں استثنا رہوتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں ہم محض انکار بھی نہیں کر سکتے۔ واقعہ میں بعض مکانات ہم کو الگ بھی مہیا کرنے پڑتے ہیں

امر سوم جو جماعتیں گذشتہ سال دار العلوم میں ٹھہرائی گئی تھیں وہ اس دفعہ بھی باہر ہی ٹھہریں گی اور جو اندرون قصبہ میں قیام پذیر تھیں وہ امسال بھی اندرون قصبہ ہی فروکش ہوں گی۔

امر چہارم سفر اور تکلیف اٹھانا دو لازم اور ملزوم امر ہیں

مشہور مقولہ السفر سقر ولو کان میلاً کہ سفر تو عذاب ہے اگرچہ ایک میل کا ہو۔ اور واقعہ میں سچ ہے۔ حدیث میں بھی لکھا ہے۔ السفر قطعۃ من العذاب کہ سفر بھی منجملہ تکلیف کے ایک تکلیف ہے۔ پھر خود بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ یمنع احدکم طعامہ وشرابہ ونومہ یعنی سفر اس لئے عذاب ہے کہ وہ مسافر کو کھانے پینے اور سونے سے روکتا ہے۔ یعنی سفر میں کھانے پینے اور سونے کی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے فرمان نبوی ٹل نہیں سکتا۔ اور ہم خود ہی تمام آنے والے احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض کرتے ہیں۔ کہ یہاں انکو واقعہ میں کھانے اور پینے اور سونے میں تکلیف ہوگی۔ لیکن میزبان کا فرض ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری طرح مہمان کی خدمت کرے جو تکالیف طبعاً سفر کو لازم ہیں۔ وہ بہرحال مسافر کو پہنچیں گی۔

اس لئے میں اس مضمون کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ جو امور احباب کی نظر میں قابل اصلاح ہوں۔ ان سے تفصیلاً آگاہ فرمائیں تاکہ ان کی اصلاح کیلئے میں اندرون قصبہ اور بیرون قصبہ کے ہر دو ناظم صاحبان کو توجہ دلاسکوں۔ اور خود بھی نگرانی کرسکوں امید ہے کہ احباب اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔ اور بڑی سے بڑی بات سے چھوٹی سے چھوٹی بات تک اطلاع دیں گے تاکہ ہم کوشش کریں۔ کہ ان نقائص کا ازالہ ہو جائے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

اہم تجویز مہمان بسبب شرم کے اور میزبان بسبب کثرت اشتغال کے پوری طرح ایک دوسرے سے مہمانی اور میزبانی کے بارہ میں گفتگو نہیں کرسکتے۔ نہ ایسے اجتماعوں میں میزبانوں کی قلت اور مہمانوں کی کثرت کے باعث میزبان ہر مہمان سے اس کی ضروریات تفصیلاً دریافت کرسکتے ہیں اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ ہر جماعت ہمیں اپنے مقامی نمایندے کے نام سے اطلاع دے کہ ہم اسکا نام نوٹ کرلیں۔ اور ایام جلسہ میں جس مہمان کو پرہیزی کھانے یا اور کسی قسم کی ضرورت ہو۔ وہ بلا تکلف اپنے مقامی نمایندہ سے کہہ سکے۔ اور وہ مقامی نمایندہ اپنے کمرہ کے ہماری طرف سے مقرر کردہ منتظم کی معرفت اس کی تعمیل کراسکے۔ اس طرح مہمان بھی بلا تکلف اپنی تکالیف اور ضروریات کا اظہار کرسکیں گے۔ اور ہمارے مقرر کردہ منتظمین کو بھی علم ہوتا رہیگا۔ اور اس طرح وہ مہمانوں کی تکالیف حتے الوسع دور کرسکینگے۔ یہ اعلان گذشتہ جلسوں پر بھی ہوتا رہا ہے۔ مگر بہت سی جماعتوں کی طرف سے کبھی نمایندہ کے تقرر کی اطلاع نہیں آیا کرتی۔ میں اس دفعہ خصوصیت سے تمام انجمنوں سے ملتمس ہوں۔ کہ وہ بواپسی مجھے اطلاع دیں۔ کہ ان کی جماعت میں سے کون صاحب ایام جلسہ میں ان کے نمایندہ ہونگے۔ ایسے نمایندوں کے بازو پر بھی کارکن ہونیکا بلہ باندھا جائیگا۔ اور ایک کاپی پر روزانہ ان سے دستخط لئے جائیں گے جس میں یا تو وہ تصدیق کرینگے۔ کہ آج اُن کے کمرہ میں کسی مہمان کو تکلیف نہیں۔ اور سب ضروریات مہیا ہیں۔ اور یا وہ ضروریات لکھنا ہونگی جو واقعہ میں اُن کے کمرہ کے مہمانوں کیلئے لازمی ہوں گی۔ تاکہ ہمارے منتظم انکو مہیا کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کی خوبیاں اور اُن کی خصوصیات

(ازقلم مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا)

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور ۱۷ نومبر)

سو اسلام کے خدا نے دنیا کو یہ مژدہ دیا۔ کہ اسلام کے بتلائے ہوئے احکام پر چلکر اور جوئے کو اپنی گردن پر اُٹھا کر ایک انسان اپنے آئینہ قلب کو یقین کے شیشے کو ایسا صاف کرلیتا ہے کہ خدائی تجلیات اس پر پڑنے لگ پڑتی ہیں۔ اور اُسکی رحمتوں کی بارش اس پر ہو کر اس کے سارے جسم کو سرسبز و شاداب کردیتی ہے اور خدا اس سے دنیا میں کلام کرتا ہے۔ اور کامل طور پر اسکو یقین دلا دیتا ہے کہ میں تجھ سے راضی اور خوش ہوں۔ جیسے کہ فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ وہ لوگ جنہوں نے صحیح معنوں میں کہا۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر صحیح معنوں میں استقامت اختیار کی۔ خدا کے فرشتے ان پر اُترتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ کوئی غم اور فکر نہ کھاؤ۔ اور تم کو جنت کی خوشخبری ہو۔ جسکا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر کہا کہ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ کہ خدا کے کلام کے ذریعہ انکو دنیا میں بھی بشارتیں ملتی ہیں۔ اور آخرۃ میں بھی چنانچہ ہر زمانہ میں اسلام کے احکام پر عمل کرنے والے گذرے ہیں۔ جن سے خدا ہمکلام ہوا۔ اور اسنے ان پر اپنی کلام اتاری۔ اور ایسے ایسے نشانات دئے کہ جن سے سینکڑوں طالبان حق خدا تک پہنچ گئے۔ اور یقین کرگئے کہ فی الواقعہ خدا ہے۔ جو اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ کو بھی خدا نے اس نعمت سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ ایک انسان کھڑا ہوا۔ جس نے اسلام کے احکام کا جؤا کامل طور پر اپنے اوپر لیا۔ اور خدا ان پر جلوہ گر ہوا۔ اور اپنی پُرشوکت کلام سے اسکو سرفراز کیا۔ اس کے دل کو علوم عالیہ سے بھر دیا۔ جس کا نام نامی میرزا غلام احمد فداہ امی وابی ہے۔ چنانچہ خدا سے الہام پاکر دنیا میں اعلان کردیا۔ کہ من از یار آمدم تا خلق را ایں ماہ نمایم گر امروز نمے بینی۔ بینی روز حسرت را۔

اور خدا نے چمکتے ہوئے نشانات آپ کے ذریعہ دکھائے کئی کرشمے اپنی تجلیوں کے دنیا پر ظاہر کئے۔ جن کو ہر مخالف و موافق نے دیکھا۔ الغرض وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ سیل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دُور ہو جاتے ہیں وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہوتا ہے۔ خدا کا وہ مکالمہ و مخاطبہ ہے جسکا میں ذکر کرچکا ہوں۔ اور اس وقت صفحہ ہستی میں اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو یہ مژدہ دنیا کو دیتا ہے وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ پہلے لوگوں سے بولتا تھا۔ مگر اب اس نے بولنا بند کردیا ہے۔ یا پہلے کسی خاص ملک پر اسنے یہ انعام کئے اور اب بند کرد ئے۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ اب بھی خدا کے ویسے ہی بندے ہیں جیسے پہلے تھے۔ اور خدا ابھی وہی موجود ہے جو پہلے تھا۔ سو اگر وہ پہلوں سے کلام کرتا تھا۔ تو اب بھی کرتا ہے۔ اگر پہلوں پر انعامات ہوتے تھے تو اب بھی اس کے انعامات کے دروازے کھلے ہیں۔ ہوا ہے پیارے دوستو ایک انسان اس مذہب کو کیونکر قبول کرسکتا ہے۔ جو اپنے ماننے والوں کو یہ کہتا ہے۔ کہ خدا انسان سے دنیا میں اب ہمکلام نہیں ہوتا۔ خواہ اس مذہب پر انسان رات دن چلے۔ اور ایسی پرار تھنا اور سندھیا کرے۔ کہ اپنے آپ کو فنا کردے۔ مگر خدا اس سے ہرگز کلام نہیں کرے گا۔ کہ اپنی رضامندی کا اسکو علم دے تا اسکو دنیا میں ہی اطمینان ہو۔ وہ چیز جس کی پیاس انسان کی فطرت کو لگائی گئی ہو۔ اور جس کی تڑپ انسان کے دل میں ڈالی گئی ہو کیونکر انسان اس کے بغیر دنیا میں راحت حاصل کرسکتا ہے۔ سو اس وقت صفحہ ہستی پر ایک ہی مذہب ہے۔ جو اپنے ماننے والوں کو یہ خبر دیتا ہے کہ میرے احکام پر چلکر ایک انسان خدا سے ہمکلام ہو کر دنیا میں اطمینان اور تسلی کرلیتا ہے۔ کہ اس کا خدا اس سے راضی ہے پس مبارک ہے وہ جو اس مذہب کو قبول کرے اور خوش قسمت ہے وہ جو اس نعمت سے بہرہ ور ہو۔ سو میں [illegible] کارکنان کانفرنس کا جماعت احمدیہ کی طرف سے [illegible]

سکھوں میں تبلیغ

اور

ہمارا فرض

KHILAFAT LIBRARY

(از قلم منشی غلام محی الدین صاحب چشتی سب پوسٹ ماسٹر)

مکرمی حضرت شیخصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا نوازش نامہ پہنچا آپنے مجھے تحریر فرمایا ہے۔ کہ قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کی طبع کے متعلق خدا کے فضل سے بعض غیبی سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس خوشخبری کو سنکر از حد فرحت حاصل ہوئی۔ حضرت جگت گورو اور حضرت گورو نانک دیوجی مہاراج ان دونوں کی یہی مرضی ہے کہ گورمکھی ترجمہ قرآن مجید جلد چھپ کر سکھ پبلک کے ہاتھوں پہنچ جاوے کیونکہ ۲۵ لاکھ سے سو کروڑ تک گرو جی پر فدا ہونے والے چیلے قرآن پڑھنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ خود شری گورو صاحب کا طریق کار بھی بابا نانک کے چولے اور حمائل شریف گوروہرسہائے ضلع فیروز پور سے صاف ظاہر ہے اور چولہ شریف کی جیبر قرآن پاک کی آیات درج ہیں سکھوں میں جس عقیدت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ہر سال ہزارہا کی تعداد میں عقیدتمند سکھ لوگ اس کے درشنوں کے لئے ڈیرہ بابا نانک پہنچتے ہیں۔

وہ ہر لحظہ چولے کو دکھلاتا تھا۔
اور اسی میں وہ ساری خوشی پاتا تھا
غرض یہ تھی تا یار خورسند ہو
خطا دور ہو اور پختہ پیوند ہو
محبت میں صادق وہی ہوتے ہیں
جو اس چولے کو دیکھ کر روتے ہیں

اور پھر ولیوں کے مزاروں پر اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر دیا۔ تاکہ بذریعہ چلہ کشی نیک اور پاک روحوں سے ملاقات کرکے فرید گیان اور معرفت کو حاصل کرے۔ مبارک۔ مبارک۔ مبارک معرفت اور گیان کے حاصل کرنے کے لئے ان کے دل میں کس قدر صداقت جوش مار رہی تھی۔ کہ ان کو بال بچوں میں آرام سے نہ بیٹھنے دیتی۔ دو سال تک مدینہ منورہ میں رہ کر اس کی تکمیل میں لگے رہے۔

قرآن مجید اور اولیاء کرام سے جو کچھ آپ نے حاصل کیا وہ اس سرخی سے صاف ظاہر ہے جو جنم ساکھی بھائی بالاجی صفحہ ۲۲۳ پر درج ہے۔

الف اللہ کو یاد کر غفلت منوں وسار
سانس پلٹیں نام بن دھرگ جیون سنسار

آخری شعر

ی۔ یاری کر رب سوں اب جل حیدراج
اک اکیلا نانکا کسے نہ ہووے محتاج

اور فرمایا گورو جی نے کہ

تیئے حرف قرآن دے تیہے سپارے کین
تس وچ بہت نصیحتاں سنکر کر دیقین

برادران خدا تعالیٰ کی آپ لوگوں پر بے شمار رحمتیں اور فضل شامل حال ہوں۔ آپ کو چاہئے کہ گرو صاحب کا پیغام ہر سکھ اندر ہند و صاحب تک پہنچاؤ۔ تھوڑے روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ شری گرو صاحب مجھے تاکیدی الفاظ میں فرماتے ہیں کہ تیرے بھائی کیا کام کر رہے ہیں۔ یعنی گورمکھی ترجمہ کے قرآن کے طبع کے لئے جلد تر تیاری کرنی چاہئے۔ اس غرض کیلئے حضرت گرو جی نماز میں بھی مصروف ہیں۔ تاکہ اُن کے مخلص احباب صدقدل سے اپنے دلبر کے خط کی پیش قدمی کریں۔ اور اسکو سر اور آنکھوں سے لگا دیں۔

وفادار عاشق کا ہے یہ نشاں
کہ دلبر کا خط دیکھکر ناگہاں
لگاتا ہے آنکھوں سے ہو کر فدا
یہی دیں ہے دلدادگاں کا سدا
مگر جس کے دل میں محبت نہیں
اُسے ایسی باتوں سے رغبت نہیں
اُٹھو جلد تر لاؤ فوٹو گراف
ذرا کھینچیں تصویر درس قرآن کی صاف
کہ دنیا کو ہرگز نہیں ہے بقا،
فنا سب کا انجام ہے جز خدا
سو لو عکس جلدی کہ اے بے ہراس
مگر اس کی تصویر رہ جائے پاس

حضرت گرو نانک صاحب رحمۃ اللہ کے ملفوظات صاف ظاہر کرتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کیلئے آپ اکثر رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ کسی طرح ان کے ماننے والوں اور پیروی کرنے والوں میں بھی یہ لگن پیدا ہو جاوے۔ ذرا اپنے دل کا امتحان لو۔ کہ کبھی تم میں سے کوئی درس قرآن کے لئے اللہ کے حضور رویا۔ مگر آؤ میں آپ کو بتلاؤں کہ حضرت گورونانک صاحب اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں

(شعر) نماری کرنسے ماہنہ سائیں بے پرواہ
جو کچھ چاہے سو کرے تس کیا وساہ

یعنی دل کے اندر قرآن کے تیس سپاروں اور تیس حروف کی خدمت کیلئے روتے رہو کیونکہ کرتار پاک بے پرواہ ہے۔ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

ہماری خدمت یہی ہے کہ ہم خوب روپے سے خدمت کریں تاکہ گورمکھی ترجمہ قرآن ہزاروں کی تعداد میں بار بار چھپتا ہے اور کروڑوں پڑھنے والے اور شری نانک دیو جی کی پیروی کرنے والے ہمیں مجبور کریں۔ کہ ہمیں گرو جی کیطرح قرآن کی تلاوت کا عشق ہے۔ آسان آسان طریقہ سے کس طرح قرآن پڑھنا آجاوے یقیناً ایسا وقت نزدیک آرہا ہے۔ کہ فوج در فوج قرآن کی طلبگار تیار ہو رہے ہیں۔ مجھے تو وہ دکھائی بھی دے رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اور قسم خدا کی کہتا ہے۔ کہ سچ مچ فوج در فوج اور پلٹنوں کی پلٹنیں ایسی تیار کھڑی ہیں۔ کہ آپ کو کہینگی اے بھلے لوگو! ہمیں وضو کرنا تو سکھلا دو ہمیں نماز پڑھنی تو سکھلا دو ہمیں قرآن پڑھنا تو سکھلا دو۔ اے میرے عزیز دوستو! تم جس وقت اس مضمون کو پڑھو۔ تو اپنی حالت کو مضبوط بنانے کیلئے دعا کرو۔

اے خدا ہمیں اس مبارک دن کو اپنے فضل سے جلد دکھلا اور ہم میں سے بہت سے زندہ ہوں۔ کہ فوج در فوج آنے والے بھائیوں کی دینی خدمت کر سکیں۔ آمین یارب العالمین

اشارہ خوشخبری ملاحظہ ہو چولہ صاحب	اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا

آنجہانی لالہ لاجپت رائے

لالہ لاجپت رائے کی موت قابل افسوس ہے۔ آپ ہمیشہ حضرت گورو نانک دیوجی مہاراج رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف ہی فرماتے رہے میں نے غالباً ایک آرٹیکل ایسا دیکھا جو آپکے اپنے ہاتھوں نے لکھا۔ اسمیں آپ نے یہ تعریف گورونانک دیوجی کی لکھی ہے۔ کہ گورو جی کو مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے

KHILAFAT LIBRARY

طبّی اور صنعتی دُنیا

جناب لالہ دھجارام صاحب وید جو پٹیالہ اور دہلی میں طب کرتے ہیں۔ اور اپنے فن کے ماہر ہیں۔ آپ ایک طبّی رسالہ اور ایک طبی اخبار امرت کے نام سے نکالتے ہیں۔ جنہیں آپ صدری نسخے درج کرنے میں مطلقاً دریغ نہیں کرتے۔ آپ کے نسخے ہمیشہ کم قیمت اور بالا نشین کے اصول پر ہوتے ہیں۔ یہ طبّی اور صنعتی اقتباسات بھی وید صاحب موصوف کے اخبار امرت سے لیکر ناظرین کے فائدہ کیلئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

سونٹھ کی چائے

بھارت ورش میں چائے پینے کا رواج دوسروں کی دیکھا دیکھی دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے۔ کل تک جن مقامات پر کوئی چائے کا نام تک نہ جانتا تھا آج وہاں چائے بغیر کسی کو چین نہیں۔ دنیا میں کوئی چیز بری نہیں ہر ایک چیز کا بغیر وچار کئے اندھا دھند استعمال بُرا ہے۔ چائے بھی اسی اصول سے بری چیز نہیں۔ بشرطیکہ سمجھ سوچکر اسکا استعمال کیا جائے لیکن نقص یہ ہے کہ لوگ خصوصاً بھارت ورش کے لوگ بغیر یہ وچار کئے۔ کہ چائے ان کے جسم کے مطابق ہے یا نہیں۔ انکی صحت کو بناتی ہے یا بگاڑتی ہے۔ چائے کے پیچھے پڑے ہوئے صحت کا ستیاناش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ سرد ملکوں کے باشندے اگر کسی حد تک اس کا استعمال کریں یا موسم سرما میں کسی حد تک اسکا استعمال کیا جائے تو برا نہیں لیکن دیکھئے پنجاب کا جنگل کا علاقہ حد سے زیادہ گرمی پڑ رہی ہے۔ ساتھ ہی گھروں میں چائے ابل رہی ہے۔ ادھر سے آئے اُدھر سے آئے چائے کے پیالے چڑھائے جاتے ہیں گھر میں آئے مہمان کی خاطر کرنیکے لئے سب سے پہلے چائے ہی آگے آتی ہے۔ اگر کسی کو کسی وقت ابلی ہوئی چائے نہیں ملتی تو کچی چائے چبا کر ہی اوپر سے دو گھونٹ پانی کے پی لئے جاتے ہیں۔ چائے چونکہ نشیلی چیز ہے۔ اسلئے پہلے پہلے اس کے استعمال میں خون میں گرمی جسم میں چستی اور ایک خوشگوار سی طاقت آئی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ گرمی یہ پھرتی اور طاقت عارضی ہوتی ہے۔ اور جب نشے کا اوتار ہوتا ہے۔ تو طبیعت پہلے سے بھی زیادہ گر جاتی ہے اسلئے چائے کا استعمال سوائے خاص ضرورت کے کبھی نہ کرنا چاہیئے۔

سردی آگئی۔ آجکل اس ملک میں چائے کا استعمال بہت بڑھ جاتا ہے۔ جو لوگ چائے کے مضر اثرات سے محفوظ رہکر سردیوں کو صحت اور خوشی کے ساتھ گذرنا چاہتے ہوں۔ انہیں ایک نہایت آسان نسخہ یعنی سونٹھ کی چائے کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے۔ باد گولہ اپھارہ۔ درد شکم۔ فالج۔ لقوہ۔ کرم معدہ کھانسی۔ دمہ۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ دست۔ قے۔ بواسیر۔ اور سلیپد وغیرہ کئی روگ دور ہو جاتے ہیں۔ قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے قوت مردمی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے پینے سے طبیعت میں ایک خاص سرور یا آنند پیدا ہوتا ہے کہ جس سے تھوک جمتا اور بتھ کاوٹ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ دماغی اور جسمانی تھکاوٹ وغیرہ کو دُور کرنے کیلئے نہایت مفید چیز ہے۔

چھ ماشہ عمدہ سونٹھ کو باریک کرکے آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ پانی باقی رہے۔ چھان کر ایک تولہ گائے کا گھی آدھ سیر ابلا ہوا گرم گرم دودھ اور حسب ضرورت کھانڈ ملا کر صبح اسیطرح شام کو پینا چاہیئے۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ دست اور شلیپد روگ میں دودھ اور گھی کے بغیر ہی پلانا چاہیئے یہ نسخہ معمولی ہے لیکن بلحاظ اثر غیر معمولی ہے۔

چلتا روزگار

آپ نے بارہا دیکھا ہوگا۔ کہ چلتی گاڑیوں میں اکثر جنٹلمین دوا فروش۔ تان سین کی گولیاں بجلی کی نسوار۔ سرمہ اکسیر چشم وغیرہ فروخت کرتے ہیں۔ اور ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر بھولے بھالے لوگوں کو خریدنے پر مائل کر لیتے ہیں۔ اور پندرہ منٹ میں روپیہ ڈیڑھ بٹورے جاتے ہیں۔ اسی طرح دن بھر میں پانچ سات روپے کما لیتے ہیں۔ اس طریقہ سے روپیہ کمانا اچھا ہے۔ یا برا مجھے اس سے بحث نہیں۔ لیکن جو دوائیاں وہ بنا کر بیچتے ہیں انکے صحیح نسخے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ جو صاحب انہیں ذریعہ روزگار بنانا چاہیں۔ تو بنا کر فائدہ اٹھائیں۔

خوشبودار گولیاں بنانا

ملہٹی کا آٹا ایک چھٹانک۔ گوند ببول ایک چھٹانک۔ بورہ کھانڈ ایک پاؤ۔ تھوڑا سا الا سرخ رنگ۔ بقدر ضرورت ان سب کو ملا کر پانی کا تھوڑا تھوڑا چھینٹا دے کر گوندھ لیں اور چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر خشک کر لیں۔ پھر ایک ٹین کے ڈبہ میں گولیوں کو ڈالکر اس میں ۴ رتی سیکرین یعنی کھانڈ کا ست اور دس پندرہ بوند امرت دھارا کی ملا دیں۔ اور خوب ہلا دیں۔ تھوڑی دیر میں نہایت چمکدار پالش شدہ لال رنگ کی گولیاں تیار ہو جاوینگی۔ ایک دو گولیاں منہ میں ڈال کر چوسنے سے بدہضمی۔ پیاس کا لگنا۔ پیٹ درد۔ بادی۔ کھانسی وغیرہ کئی بیماریاں رفع ہو جاتی ہیں۔

سرمہ اکسیر چشم

بورک ایسڈ ۶ اونس۔ زنک سلفاس ۱ تولہ۔ تیل لائچی ایک تولہ۔ پیپرمنٹ۔ کرسٹل ایک ماشہ۔ سیندور معنی ۶ ماشہ تمام کو ملا کر کھرل کریں۔ اور شیشیاں بھر کر اپنے کارخانہ کا لیبل لگا دیں۔ اور فروخت کریں۔ اکثر امراض چشم کیلئے مفید ہے۔

بجلی کی نسوار

سوڈا بائیکارب۔ ایک چھٹانک پوٹاس پرمگناس ۲ ماشہ دونوں کو ملا کر باریک کریں۔ اور شیشیوں میں بند کرکے فروخت کریں۔ ذرا سی نسوار ناک میں چڑھانے سے بے شمار چھینکیں آتی ہیں۔ اس سے بڑھ کر زود اثر اور تیز نسوار ملنا مشکل ہے۔ اور سر درد۔ زکام۔ درد دانت بچھو کاٹے کا زہر وغیرہ کئی عوارض کیلئے جادو اثر ہے۔

آسان دستکاریاں

بڑے بڑے سرمایہ سے تو سینکڑوں کام شروع کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن غریب ہندوستانیوں کے پاس اس قدر سرمایہ کہاں۔ کہ وہ کوئی بڑا کارخانہ جاری کر سکیں۔ اسلئے ہم ذیل میں چند ایسی دستکاریاں درج کرتے ہیں۔ جو تھوڑے سے سرمایہ سے چل سکیں۔ اگرچہ اس مطلب کی خاص طور پر کوئی دستکاری نامزد نہیں کیجا سکتی کیونکہ تھوڑے سرمایہ سے بہت سا روپیہ پیدا کرنا بہت کچھ اپنی لیاقت اور اپنی محنت پر منحصر ہے۔ تاہم بعض کام ایسے بھی ہیں۔ جو تھوڑے سرمایہ سے چل بھی سکتے ہیں۔ چنانچہ یہاں پر صرف انہی کا ذکر کیا جائیگا۔

ریگمال بنانا

غیر ممالک میں تو اس کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں اس کے بنانے کا کوئی کارخانہ نہیں۔ اگر کوئی ہمت والا چند دوستوں کو ساتھ ملا کر کارخانہ کھول لے تو کامیابی یقینی ہے۔ کیونکہ یہ عام ضرورت کی چیز ہے۔ جسکو لکڑی یا دھات کا کام کرنے والے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ یہ بڑی آسان دستکاری ہے۔ مگر ہندوستانی نہیں کرتے۔ اور اپنی محنت کی دولت غیر ممالک کو دیتے ہیں۔ اس کے بنانے کی ترکیب سے آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور کام کرکے فائدہ اٹھانا آپ کا۔ بنانے کی ترکیب یہ ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ٹوٹی ہوئی بوتلیں اور کانچ کے ٹکڑے چکی میں پسوا لیجئے اور گوند کیکر باریک کرکے کسی برتن میں بھگو دیں۔ جب حل ہو جائے تو چھان لیں۔ اب ایک موٹے کاغذ کو میز پر پھیلا کر برش سے گوند لگاویں۔ اور پسے ہوئے گوند کو چھلنی میں ڈال کر گوند لگے ہوئے کاغذ پر بکھیر دیں۔ اس کاغذ کو تین گھنٹے تک اسی میز پر پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں اُٹھا کر دھوپ میں رکھدیں۔ کہ اچھی طرح خشک ہو جائے۔ پھر اسے جھاڑ لیں تاکہ فالتو کانچ اتر جائے۔ اس کے حسب منشا رسائز کے شیٹ کتر لیں یہ ریگ مال لکڑی کے سامان کیلئے ہے۔ اگر دھات کو صاف کرنے کیلئے بنانا ہو۔ تو مندرجہ بالا عمل بجائے کاغذ کے سفید لٹھ پر کریں۔ لیکن کانچ موٹا استعمال کریں۔

سرکہ بنانا

طبابت پیشہ لوگ اسے کئی ادویات میں برتتے ہیں۔ اچار چٹنیاں بھی اسی سے بنتی ہیں۔ بسکوٹ اور ہوٹلوں کی تو گویا جان ہے۔

غرضیکہ یہ ایک عام ضرورت کی چیز ہے۔ اس کا بنانا کوئی مشکل نہیں۔ اور نہ ہی اسپر زیادہ لاگت آتی ہے۔ بلکہ سچ پوچھئے تو پانی کے دام ہیں۔ جو خرچ ہے وہ بوتلوں اور لیبل وغیرہ کا ہے۔ اگر سلیقہ اور صفائی سے مال تیار کیا جاوے تو بہت جلد مقبول بازار ہوکر موجد کو مالا مال کر سکتا ہے ولایتی سرکہ بنانے کا نسخہ یہ ہے۔ اس طریقہ سے ہم خود سرکہ بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ آجتک یہ راز سینہ میں پوشیدہ تھا لیکن آج تک یہ راز سینہ میں پوشیدہ تھا۔ لیکن آج وہ سینے کا ٹکڑہ کاغذ پر رکھدیا ہے۔ ایسٹک ایسڈ ایک اونس کشید کیا ہوا پانی ۲۳-اونس۔ یہ ایک بوتل کا وزن ہے اس حساب سے جسقدر سرکہ بنانا چاہو۔ تیار کر لیں گھنٹے بھر میں سینکڑوں بوتلیں تیار کی جا سکتی ہیں۔ سرکہ کو رنگین کرنا سرکہ کو رنگین کرنے کے لئے بازاری کا رنگ کام نہیں دے سکتا ہے۔ یہ خود ہی طیار کرنا پڑتا ہے۔ جس کا طریق یہ ہے کہ دیسی کھانڈ بقدر ضرورت لیکر گرم توے پر ڈالیں اور لوہے کی سلاخ سے ہلاتے رہیں۔ جب سوختہ ہو جائے تو اتار لیں اور باریک پیس کر رکھ لیں۔ اسمیں سے ایک چٹکی بھر کر بوتل میں ڈالیں۔ اور خوب حل کریں۔ اس سے سرکہ کا رنگ ایسا خوشنما ہو جائیگا۔ کہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو گی۔ رنگ کی کمی بیشی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔

انگوری سرکہ بنانا۔ یہ طریقہ پشاور میں عام مروج ہے۔ سبز انگوروں کو کچل کر رس نکالیں اور کسی روغنی مٹکے میں ڈال کر اس کا منہ بند کرکے دھوپ میں رکھدیں۔ حتیٰ کہ خوب خمیر پیدا ہو جائے۔ اس وقت کھول کر اس میں دسواں حصہ پرانا سرکہ اور قدرے نمک خوردنی شامل کرکے پھر اسی طرح منہ باندھ کر رکھدیں۔ جب ترش ہو جائے تو چھان کر بوتلوں میں بھر لیں۔

ایضاً۔ لال کشمش ۹ سیر۔ پانی صاف ۳۰ سیر نمک خوردنی تین پاؤ۔ پھٹکڑی پاؤ بھر۔ تج بل کی چھال ۵ تولہ۔ گڑ پرانا ۲½ سیر۔ اول کشمش کو پانی میں ابال لیں۔ جب اس میں بلبلے اُٹھنے لگیں۔ تو اتار لیں۔ اور ہاتھوں سے خوب مل کر دس بارہ دن تک دھوپ میں رکھیں۔ بعدہٗ باقی اشیا شامل کرکے چالیس یوم تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر بوتلیں بھر لیں گنے کا سرکہ پانچ سیر پختہ۔ گنے کا رس گھڑے میں ڈال کر آگ پر گرم کریں۔ جب اسمیں بلبلے اُٹھنے شروع ہو جاویں۔ تو اتار لیں اور کسی صاف کپڑے سے چھان کر ٹھنڈا کریں۔ پھر کسی برتن میں ڈال کر زمین میں دفن کریں۔ دس بارہ دن کے بعد نکال کر اوپر سے جالا دور کریں۔ اور پھر زمین میں دبا دیں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں۔ کہ جالا آنا بند ہو جاوے۔ بعد ازاں کام میں لاویں

ایضاً۔ پرانا گڑ ایک سیر۔ پانی چھ سیر۔ نمک ایک تولہ۔ عاقر قرحا ایک تولہ۔ کندریا ایک تولہ۔ سرخ مرچ ۶ ماشہ۔ سب کو ملا کر تین دن دھوپ میں رکھیں۔ پھر مقطر کر کے اس میں دو تولہ خالص سرکہ ملا دیں۔ نہایت عمدہ سرکہ بن جائیگا۔

چندر مکھی

گورے اور خوبصورت بننے کی لاثانی دوائی ہے۔ اسکو ضرور استعمال کیجئے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے سیاہ دکھلایا ہوا بدنما کرخت چہرہ مخمل کیطرح ملائم اور گلاب کے پھول کیطرح تر و تازہ و خوبصورت ہو جاتا ہے۔ چہرہ کے بدنما داغ چھائیاں۔ کیل۔ جھریاں وغیرہ کو ایک دم دور کر دیتا ہے۔ نسخہ یہ ہے

کتیرا ایک پاؤ۔ نشاستہ ایک پاؤ۔ ونولیا سوپ اصلی ۲ تولہ۔ سوڈا بائیکارب۔ ۲ تولہ زعفران اصلی ۳ ماشہ ہر ایک چیز کو علحدہ علحدہ کوٹ پیسکر چھان لیں اور چاقو سے صابن کو چھیل کر خشک کرکے ملا دیں۔ پھر سب کو دودھ میں کھرل کریں اور خشک کرکے سرمہ کی طرح باریک کریں۔ اور شیشی میں ڈال رکھیں

بوقت استعمال تھوڑا سا سفوف کف دست پر ڈال کر چند بوند پانی ملا کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ پر ملیں اور کچھ دیر کے بعد پانی سے دھو ڈالیں اور چہرہ کا رنگ و روغن ملاحظہ فرماویں

بیوٹی کریم

بعض آدمیوں کے چہرہ پر کیل نکل آتی ہیں جو چہرہ کو بہت بدزیب بنا دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ مہاسوں اور چھائیوں سے بہت تنگ کیونکہ یہ تمام عوارض چہرہ کی رونق کو بگاڑ دیتے ہیں۔ اگر ذیل کی بیوٹی کریم تیار کرکے استعمال کی جائے۔ تو چہرہ صاف شفاف اور ملائم ہو جائیگا۔ نسخہ یہ ہے۔

کافور ایک حصہ۔ تیل صندل ایک حصہ۔ بادام روغن چار حصہ اول تیلوں کو گرم کرکے اس میں موم ڈال کر حل کریں۔ پھر نیچے اتار کر نیم گرم حالت میں کافور باریک پسا ہوا ڈال کر ملائیں۔ اور پھر گلیسرین شامل کرکے خوبصورت شیشیوں میں بند کرتے جائیں۔ بوقت ضرورت قدرے ہاتھوں پر لگا کر چہرے پر مل لیں۔

چہرے کے کیل دور کرنا

جوانی کے آغاز میں چہرہ پر کیلوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ اور کوئی نوجوان خواہ وہ کیسا ہی بدصورت کیوں نہ ہو۔ ان کیلوں کا ہونا گوارا نہیں کر سکتا۔ اسلئے اس نسخہ کی کھپت بھی خاصی ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

پھٹکڑی ایک تولہ۔ نمک ایک تولہ۔ کھانڈ بورہ ۳ ماشہ۔ عرق گلاب ۳ تولہ۔ آب مقطر ۳ تولہ۔ برانڈی ۱۰ تولہ۔ سلفر سلیمانڈ ایک تولہ سپرٹ ۳ ماشہ۔

پہلے ٹھوس اشیا کو خوب باریک کریں۔ پھر تمام مائع اشیاء کو ملا کر حل کریں۔ جب یک جان ہو جائیں تو محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال۔ اس لوشن کو سپنج کے ساتھ دن میں دو تین بار لگاویں۔ چہرہ کے کیلوں کو دور کرنے میں بے مثل ہے۔

سلاجیت

خون پیدا کرتی اور قوت جسمانی کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ۔ کھانسی ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کریں درد ہو انکے لئے اکسیر ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بوڑھے بچے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ بارہ آنے (عہ۱۲)

ملنے کا پتہ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

ایک لائق بیٹے کا خط اپنے مرحوم باپ کی یاد میں

میں نے نور کے پچھلے پرچہ میں چوہدری عبد الحکیم خانصاحب مرحوم کی وفات پر کچھ لکھا تھا۔ اب انکے صاحبزادہ ڈاکٹر عبد العزیز خان صاحب نے اپنے والد کے احمدیت قبول کرنیکے متعلق چند دلچسپ باتیں لکھکر بھیجی ہیں جو پڑہنے کے قابل ہیں (ایڈیٹر)

مکرم و محترم قبلہ شیخ صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ مزاج مقدس۔ آپ کا شفقت نامہ موصول ہوکر باعث تسکین قلب ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے میرے غم کو محسوس کر کے اظہار ہمدردی فرمایا۔ واقعی اس بے ثبات دنیا میں کسی کو ہمیشہ کیلئے رہنا نہیں لیکن بتقاضائے بشری محسن باپ کی جدائی کا ہر ایک کو غم ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ان کی علالت کے دنوں میں گھر نہیں پہنچ سکا۔ چچا صاحب اور دیگر لواحقین تار دینے کے لئے زور دیتے رہے۔ مگر سنا ہے کہ والد صاحب مرحوم میری دوری اور ملازمت کی مجبوری کو ملحوظ خاطر رکھکر ہمیشہ یہی فرماتے رہے کہ اسے تار نہ دو ممکن ہے رخصت نہ ملے۔ اور میرے بچے کو تکلیف ہو۔ وفات کے بعد مجھے خبر ملی۔ فوراً روتا دھوتا ایک ہزار کیلئے پانصد روپیہ کا خرچ برداشت کر کے گھر پہنچا۔ سوائے درد اور دکھ کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ والد مرحوم نے کس قدر تکالیف برداشت کر کے مجھے آپ جیسے بزرگوں کے زیر سایہ دار الامان میں ابتدائی تعلیم اور پھر لاہور میں ڈاکٹری کی تعلیم دلوائی آپ کو یاد ہوگا کہ والد مرحوم ۱۹۰۶ء میں مجھے ہمراہ لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بیعت سے شرف یاب ہونے کیلئے آئے تھے۔ اور یہ بیعت بھی معجزانہ رنگ رکھتی تھی۔ بیعت سے تقریباً آٹھ ماہ قبل والد مرحوم اس قدر بیمار ہو گئے تھے۔ کہ زیست کی کچھ امید نہ تھی میرے چچا چوہدری مولا داد خانصاحب احمدی ریٹائرڈ پولیس آفیسر والد صاحب کو اپنے پاس لیجانے کی غرض سے گاؤں آئے۔ اور بھائی کو مردہ سمجھ کر بہت گھبرائے۔ گاؤں آدہ (ضلع گوجرانوالہ) جو دریائے راوی کے پار ہے۔ کا ایک نامی حکیم (جس کا نام مجھے یاد نہیں) والد صاحب کا علاج کرتا تھا۔ میرے چچا صاحب اس سے بہت پہلے بیعت میں داخل ہو چکے تھے۔ اور گاہ بگاہ والد صاحب کو بیعت کی تلقین کرتے رہتے تھے چنانچہ اس وقت بھی بیعت کیلئے کہا۔ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ لیکن میں نے اپنے بزرگوں کو اس کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے سُنا۔ اور انہی دنوں میں مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ نے دار الامان کا نقشہ دکھایا۔ اور ساتھ ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی میں نے یہ رؤیا اپنے والد صاحب سے بیان کی۔ اور اپنے چچا صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ چچا صاحب نے کہا کہ یہ تو دار الامان قادیان کا نقشہ ہے۔ اور یہ مرد جس کا حلیہ عزیز بیان کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملتا جلتا ہے۔ یہ رؤیا کیا تھی گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بشارت تھی۔ کہ والد صاحب کی صحت حضرت صاحب کی دعا سے وابستہ تھی۔ اس کے بعد والد صاحب مجھے ہمراہ لیکر چچا صاحب کی معیت میں بہاولنگر پہنچے جہاں ان دنوں چچا صاحب کا تقرر تھا۔ وہاں کے سرکاری ڈاکٹر صاحب اور ریاست کے طبیب نے چند روز والد صاحب کا علاج کر کے مایوسی ظاہر کی۔ اور کہا کہ حیاتی کی امید نہیں۔ چچا صاحب نے اس یاس کے عالم میں حضرت اقدس کیطرف رجوع کیا حضور نے دعا کا وعدہ فرمایا یہ خط غالباً حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا لکھا ہوا تھا۔ جو اب تک ہمارے گھر میں محفوظ ہے۔ حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ شفا دیگا۔ آپ لوگ استغفار کریں آپ یقین جانئے کہ اسی دن سے والد صاحب روبصحت ہونے لگے تھے۔ گویا مسیح نے باذن حق سبحانہٗ مردہ کو زندہ کیا یہ ایک امر واقع ہے۔ جس کے گواہ اب تک موجود ہیں۔ ہم اور ہماری نسلیں فدا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جن کے طفیل جسمانی اور روحانی نعمتیں ہاتھ آئیں۔ اس کے بعد جب والد صاحب کو کافی صحت ہو گئی۔ اور چلنے پھرنے کے لائق ہو گئے۔ تو آپ مجھ ہمراہ لیکر قادیان پہنچے اور حضرت اقدس کی قدمبوسی کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بچے کو یہیں مکتب میں داخل کر دو۔ والد صاحب نے کہا حضور میرا ایک ہی بچہ ہے۔ علیحدگی سے تکلیف ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں ضرور داخل کر دو۔ اللہ تعالیٰ فضل کریگا۔

والد صاحب نے مجھے ارشاد کے مطابق ہائی سکول میں داخل کر دیا۔ اور خود واپس تشریف لیگئے۔

والد مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ ملازمت کے زمانہ میں جہاں بھی رہے چھوٹے بڑے سب آپ کے اخلاق حمیدہ کی تعریف کرتے رہے۔ غربا اور مساکین کا بےحد خیال رکھا کرتے تھے اور ہر طرح انکی امداد کرتے تھے۔ بڑے بردبار اور متحمل مزاج تھے بچوں سے بہت انس رکھتے تھے۔ گھر سے جب کبھی باہر نکلتے اور کسی کا بچہ بھی نظر پڑتا تو اُسے گود میں اُٹھا لیتے۔ اور پیار کرتے۔

آپ وعدہ کا بڑا پاس کرتے تھے۔ اور خورد و کلاں کے رنج و غم میں ہمیشہ شریک ہوتے۔

کتب بینی کا بہت شوق رکھتے تھے۔ آپ نے ایک اچھی خاصی لائبریری چھوڑی ہے جس میں مختلف مذاہب کی کتب موجود ہیں پنجابی زبان کی خاص مہارت رکھتے تھے۔ گرنتھ صاحب کا اکثر مطالعہ کیا کرتے تھے۔ پنجابی شعرا کے کلام کے بڑے شائق تھے۔ اور پنجابی میں خود بہت شعر کہتے تھے۔

علم طب میں بھی اعلےٰ دسترس تھی۔ اور یہ آپ کو دادا صاحب مرحوم سے ورثہ میں ملی تھی۔ عہد ملازمت میں جہاں کہیں رہے درجنوں مریض کھانا کے سامنے علاج کے لئے بیٹھے رہتے تھے۔

اور خدا کے فضل سے شفایاب ہوتے تھے۔ جڑی بوٹیوں کی پہچان اور ان کے خواص کا خوب علم رکھتے تھے ایک دفعہ ایک بڑھیا درد شانہ سے بیمار تھی۔ آپنے اُسے دو تین روز صرف آکن (ایک بوٹی کا نام ہے) استعمال کرائی۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا دیدی۔ ابھی تک آپ کے تیار کردہ مختلف کشتہ جات وادویات کافی مقدار میں پڑی ہیں۔ گاؤں میں غربا و مساکین کا مفت علاج کرتے تھے۔

آپ کی وفات کو گاؤں کے ہر فرد بشر نے محسوس کیا اور آپ کے دیرینہ دوستوں کے آج تک میرے پاس تعزیت کے خط آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ والد صاحب مرحوم نے ۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء کو بوقت چاشت انتقال فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ والد صاحب کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں والد صاحب کی یادگار ہم دو بھائی ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی تقریباً ۸ سال کا ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے اسکی تعلیم و تربیت کی توفیق بخشے اور اسکی عمر میں برکت دے۔ اور میرے لئے قرۃ العین ثابت ہو آمین!

(نوٹ) چونکہ والد صاحب مرحوم اخبار "نور" کے شروع سے تاآخر خریدار رہے اور اسکی توسیع اشاعت میں جوش سے حصہ لیتے رہے اور اسکی اعانت کو قومی اہمیت دیتے رہے۔ اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ انکی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے کسی غریب سکھ بھائی کے نام ایکسال کیلئے نور جاری کر دیا جائے سال بھر کی قیمت بذریعہ منی آرڈر کراچی سے بھجوائی جاتی ہے۔ رسید سے مطلع

احمدیہ مشن لنڈن کیلئے خواتین کا چندہ

KHILAFAT LIBRARY

احمدیہ مشن لنڈن کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات کو چندہ فراہم کرنے کا جو ارشاد فرمایا ہے اس کی تعمیل میں مختلف مقامات کی خواتین سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔ قادیان کی مستورات نے بارہ سو کے قریب چندہ جمع کیا ہے۔ اور سیالکوٹ کی خواتین نے تین سو کے قریب دوسرے مقامات سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک لنڈن مشن کے متعلق کیمبل پور کی احمدی خواتین میں تحریک کی گئی۔ جس پر ۲۳ روپیہ آٹھ آنے نقد اور دو طلائی چوڑیاں حاصل ہوئیں ہیں۔ نسیم اہلیہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب

(۲) لاہور میں اس وقت سو روپے کی رقم اور کچھ طلائی زیور وصول ہوئے ہیں۔ اور کچھ بہنوں نے وعدے لکھوائے ہیں۔

سعیدہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کی تعمیل میں ہمارا جلسہ کیا گیا جس میں بہت سی بہنوں نے چندے لکھوائے۔ بعض رقوم نقد بھی وصول ہوئیں کل رقم پچاس کے قریب ہو گئی۔

پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ فیروز پور

(۴) ہمارے گاؤں میں سوائے ہمارے اور کوئی احمدی نہیں۔ جہاں ڈیڑھ دو میل سے کم دور نہیں۔ اس واسطے احمدی مستورات کوئی جلسہ تو کر ہی نہیں سکیں لیکن میں نے ایک ایک پیسہ کر کے دو روپیہ جمع کئے ہیں۔ اور کبھی کبھی کچھ آٹا بھی رکھ چھوڑتی ... جس کی قیمت کل چار روپے جو کہ خود میرے اپنے ہیں۔ اور گاؤں کی غیر احمدی خواتین سے بھی چندہ کیا گیا جو کہ بصورت اناج وغیرہ تین روپے کے قریب ہو گئے۔ یہ چندہ میں نے خود کیا۔ ان کو حالات مسجد لنڈن کے اور اخراجات کے زیادہ سمجھائے بتائے گئے۔ اس طرح انکو خدا کے فضل سے حالات سلسلہ سے بھی کچھ واقفیت ہو گئی۔

(خاکسار راج بیگم زوجہ مستری محمد عالم صاحب لالہ موسیٰ)

نور۔ احمدی خواتین اپنے دلوں میں جو اسلام کیلئے درد رکھتی ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان کے سامنے لمبی چوڑی اپیل کرنا بلاشبہ سورج کو چراغ دکھلانا ہے۔ مجھے ہر طرح توقع ہے۔ کہ نو ہزار روپیہ ہماری بہنیں ہاتھوں ہاتھ جمع کر دینگی۔

احمدیہ ٹورنمنٹ سکاؤٹ شو

(۱) صبح کے وقت پل بنانا۔ یہ دو قسم کے بنائے گئے تھے ایک لاٹھیوں کا اور ایک رسّہ کا۔ لاٹھیوں کے پل پر سے تمام سکاؤٹس کو گزارا گیا۔ اور بعض پبلک کے آدمی بھی گذرے اور یہ پل کافی مضبوط تھا۔ رسّہ کے پل پر سے بھی سکاؤٹس کو گذارا گیا۔ جنمیں سے شمس الدین اور عبد الحمید پٹھان اچھی طرح سے گذرے۔ (۲) باقی کھیلیں نماز ظہر کے بعد ہوئیں اور اس وقت باوجود مصروفیت کے خود حضرت اقدس بھی خاص مہربانی فرما کر ہماری کھیلیں دیکھنے کیلئے تشریف لائے۔ سب سے پہلے عبد اللطیف صاحب نے کمال صفائی کے ساتھ مقتول کا پارٹ ادا کیا۔ اس کے بعد پرنڈ بلڈنگ بنائی گئی۔ جو کہ نہایت خوبصورت اور دلکش تھی۔ اس کے بعد سائیکل شاپج دکھائے گئے بعد ازاں چند سکاؤٹس نے کوٹھے پر سے چھلانگیں لگائیں چھلانگ لگانے والوں نے ایسی صفائی سے کام کیا کہ کوٹھے سے چھلانگ لگا کر راستے میں آتے ہوئے سلیوٹ بھی کیا۔ اس کے بعد سائیکل کھیلیں کھائی گئیں بمعہ عبد اللطیف صاحب ٹروپ لیڈر اور شیخ بشیر احمد صاحب حافظ کلاس نے عمدہ کرتب کھائے جمعہ کے دن قریباً گیارہ بجے signal on g کا مقابلہ ہوا جس میں شمس الدین اور اسمٰعیل صاحب اول رہے عبد اللطیف اور عبد الغفور صاحب دوم رہے سکاوٹ شو کو دیکھ کر تمام احباب اور بزرگان دین بہت مسرور ہوئے اور ہماری ہر طرح حوصلہ افزائی فرمائی۔ والسلام

حافظ بشیر احمد اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری جنرل سکاوٹ ایسوسی ایشن مدرسہ احمدیہ (قادیان)

اعلان

انجمن رفیق الاسلام گڑگانوہ اب تک پانچ تبلیغی رسائل صبح امید وغیرہ مفت تقسیم کر چکی ہے۔ نیا رسالہ اسلامی مجلس اب شائع کیا گیا ہے۔ اسمیں نماز وغیرہ کے مسائل اور حضرت عیسےٰ کی سوانح عمری قصہ کے پیرایہ میں بیان کیگئی ہے یہ اچھی تبلیغ ہے ایک آنہ کا ٹکٹ محصولڈاک کیلئے یہ رسالہ پتہ ذیل سے منگایا جا سکتا ہے۔ محمد ظفر ایم اے ڈبکیں گڑگانوہ

یہی تو موقعہ ہے؟

خراب صحت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دکھ نہیں۔ عمدہ صحت کے ساتھ ہی یہ دنیا آباد ہے۔ اگر آپ کی صحت اچھی ہے تو آپ محنت کر کے روپیہ بھی خوب کمائینگے۔ جس سے آپ اور آپ کے بال بچے بھی خوشی اور آرام سے زندگی بسر کریں گے۔

ہندوستان میں یہی دو تین ماہ ایسے ہیں جنمیں انسان مقوی ادویات کو ہضم کر کے اپنی صحت کو قابل رشک بنا سکتا ہے ہم نے بڑی جستجو کے بعد ایک مقوی نسخہ مہیا کیا ہے۔ جس کے بڑے بڑے اجزا ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کشتہ فولاد۔ کچلا مدبر شدہ۔ ڈوسیانہ۔ کونین کستوری وغیرہ۔ اگر کوئی یہ بات ثابت کر دے۔ کہ ہماری تیار شدہ دوا ان اجزا پر مشتمل نہیں۔ تو انہیں پانصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ان میں سے بعض اشیا نہایت ہی گراں اور محنت سے تیار ہوتی ہیں۔ لہذا یہ نسخہ اسیقدر تیار کیا جائیگا۔ جس قدر درخواستیں پیشگی پہنچ جائینگی۔

اور ایک ماہ کی خوراک یا ۶۰ گولی کی قیمت صرف ۱۵ ہوگی جو قریباً اصل لاگت کے برابر ہے ایک ماہ سے کم کی دوا نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ پورا فائدہ سالم ماہ کی خوراک ہی کرے گی۔ یہ ۱۵ خرچہ گویا اپنی صحت کا بیمہ کروا لینا ہے۔ جو لاکھوں روپیہ سے بھی سستا ہے صحت ہے تو سب کچھ ہے پھر شرط یہ کہ اگر خدانخواستہ آپ کو یہ دوا فائدہ نہ دے تو حلفیہ شہادت پر آپکی قیمت واپس کر دیجائیگی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ جتنی درخواستیں ... تک پہنچ جائینگی۔ انہی کیلئے یہ بیش بہا تحفہ (اکسیر اعظم) تیار ہو سکیگا۔ اسلئے آپ کو بہت جلد اپنے جواب سے مطلع فرما دینا چاہیئے۔ ورنہ سال بھر مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ آپکا مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور

اذان کا گورمکھی ترجمہ

سکھ دیہات میں بوجہ غلط فہمی کے آئے روز اذان کے متعلق مسلمانوں سے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو خون خرابے تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے! ایسے قصبات یا دیہات میں یہ اذان کا گورمکھی ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ اس کے ترجمہ سے سکھوں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اذان کوئی بُری چیز نہیں۔ بلکہ واہگرو سچے بادشاہ کی اپاسنا کیلئے بلاوا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ صرف محصولڈاک بھیجکر دفتر نور سے یہ ترجمہ مفت منگوا کر سکھوں میں بکثرت تقسیم کریں۔ ۲۰ کاپی پر ۳ محصولڈاک خرچ ہوتے ہیں۔

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے؟

روح القرآن تبلیغ کے مطلب کی کتاب ہے۔ ہر مبلغ ہر واعظ ہر اسلامی انجمن ہر مسلمان کے پاس یہ کتاب موجود رہنی چاہیئے۔ اسمیں کلام پاک کے کل مضامین کی فہرست مختلف عنوانوں میں نہایت ترتیب سے محققانہ طریقہ سے اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے تیار کیگئی ہے۔ ذراسی دیر میں آیت ملجاتی ہے عربی کا ناواقف بھی اکی مدد سے ہر آیت کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ لغات آیتوں کی خاصیتوں اور سورتوں کی آیت وار خلاصوں اور شانہائے نزول نے سونے پر سہاگے کا کام کر دیا ہے ہدیہ دو روپے۔

روحوں کے کرشمے - مرنیکے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم کیجئے روح کوئی ڈرنے کی چیز نہیں ہو اس کتاب میں روحوں کے سچے واقعات درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے بھوتوں پر بھی روشنی پڑتی ہے نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت ایکروپیہ چار آنے (عہ)

ماں بچہ کی نگہداشت - گھر گھر بچوں کی بیوقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ یہ کتاب نہی دنیا کیلئے مسیح کا کام رہی ہے قیمت ۶ر

رفیق زمیندار بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر ہے۔ اسمیں طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے روپیہ پیسہ جوڑنے مویشی پالنے اور انکی بیماریوں کو دُور کرنے اور بچوں کو پالنے پڑھانے وغیرہ کے عملی طریقے بتائے گئے ہیں دوسرا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ

یہ کتابیں مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی کی تصنیف و تالیف ہیں کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مولوی محمد قمر مہتمم سلسلہ سرمایہ اطفال گڑگانوہ (پنجاب)

موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ)

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں اگر آپ اپنی صحت مقدم ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا ہے نہیں فولاد کیطرح مضبوط بناتا ہے اور موتیوں کیطرح چمکاتا ہے بدبو دہن کو دُور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا دانتوں پر میل جمنی یا انکا زرد رنگ رہنا اور منہ سے پانی کا آنا غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

KHILAFAT LIBRARY

مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری شکاگو امریکہ حال مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا بہت مفید پایا علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف کرنیکے یہ مسوڑوں کیلئے بھی نہایت مفید ہے میرے ایک دانت میں ہندرونی ایس بہت حد تک تخفیف ہو گئی۔

لیڈی ڈاکٹر کی شہادت لیڈی ڈاکٹر جناب غلام فاطمہ صاحبہ جو پہلے لدھیانہ میں تھیں اور آجکل قادیان ہسپتال میں کام کرتی ہیں لکھتی ہیں کہ مجھے اس کے اظہار میں خوشی ہے۔ کہ آپکے موتی دانت پوڈر نے مجھے بہت فائدہ دیا براہ کرم ایک اور شیشی بذریعہ وی پی بھیجدیں یہی خاتون اپنے ایک دوسرے خط میں تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میری ایک سہیلی کو دانت پوڈر کی سخت ضرورت ہے اور موتی دانت پوڈر جو پہلے میں نے آپ سے منگوایا تھا وہ انہوں نے بھی استعمال کیا انکو بھی اس پوڈر نے بہت فائدہ دیا۔ لہذا بذریعہ خط ہذا آپ ایک شیشی موتی دانت پوڈر کی بذریعہ وی پی بھیجدیں

موتی دانت پوڈر نے جادو کا اثر کیا جناب مولوی حسین بخش صاحب اپیل نویس درجہ اول و مصنف کتب کشیرہ بٹالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کا موتی دانت پوڈر استعمال کیا میرے دانت بہت خراب ہو گئے تھے۔ پوڈر نے جادو کا اثر کیا۔ اور جملہ امراض دندان کیلئے اکسیر ثابت ہوا۔ کیونکہ یہ مفید عام ہے۔ براہ کرم میرے اس خیال کو ضرور مشتہر فرما دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس اکسیر سے مستفیض ہو سکیں اور براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں۔

نہایت ہی مفید ثابت ہوا جناب منشی محمد رفیق صاحب حیا لیجسلیٹو سروے آف انڈیا چونگی کلکتہ سے لکھتے ہیں آپ کا موتی دانت پوڈر میری بیوی کیلئے نہایت ہی مفید ثابت ہوا براہ کرم دو شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجکر مشکور فرما دیں۔

ست سلاجیت

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ او مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ درد کمر کیلئے اکسیر ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی قیمت فی چھٹانک ایکروپیہ بارہ آنے (عہ)

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کیطرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ طبیعت سرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے دل اکتایا ہوا بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ در گور بنا دیتی ہے ہم نے سالہا سال کے تجربہ سے اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنیکے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے اگر اسکی دس روپے بھی قیمت رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر محض اس دوا کی شہرت اور لوگوں کو یقین دلانے کی خاطر فی الحال اسکی قیمت دو روپیہ چار آنے مقرر کیجاتی ہے بعد میں پانچ روپیہ کر دیجائیگی۔ خواہشمند جلد درخواستیں بھیجیں۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر نور ایجنسی نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی

ہم نے اپنے موتی سرمہ کا نسخہ بہت غور و فکر تجربہ احتیاط کے بعد انتخاب کیا ہے۔ جو عمدہ کھول میں خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ اور اپنی خوبیوں کیوجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں خدا کے فضل سے اس قدر قبولیت حاصل کر چکا ہے کہ اب نہ صرف باقاعدہ سرکار سے رجسٹرڈ ہی ہو چکا ہے۔ بلکہ ڈاکٹر لوگ بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ بلاشبہ اس سرمہ پر ڈاکٹر فریفتہ اور حکما شیفتہ ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند۔ غبار پڑبال۔ ناخونہ۔ کوتا کجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا ہے اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپیہ آٹھ آنے (عام) محصولڈاک علاوہ یہ دیکھنے کیلئے کہ اس سرمہ نے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے قلیل عرصہ میں کسقدر شہرت و قبولیت حاصل کرلی ہے۔ اس کے لئے آپ بکثرت شہادتوں میں سے حسب ذیل چند شہادتوں کے ملاحظہ سے بخوبی اندازہ لگا سکینگے۔

ڈاکٹر کی شہادت جناب ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنرل ہسپتال اکیاب (برہما) سے تحریر فرماتے ہیں کہ پہلے بھی آپ کا سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا نہایت مفید پایا اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے۔ ایک تولہ جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

ایک دوسرے ڈاکٹر کی شہادت جناب ڈاکٹر بشیری صاحب ایم ڈی نمبر اسیکشن لاہو چھاونی سے لکھتے ہیں کہ اکثر مریضوں کو آپ کا سرمہ استعمال کرایا گیا بلاشبہ یہ سرمہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کی شہادت جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد یورپ جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ حال ناظر امور عامہ قادیان لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی سرمہ میں نے ککروں کیواسطے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ خواتین قادیان اس سرمہ کے متعلق فرماتے ہیں مدرسہ خواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کیوجہ سے سخت تکلیف بن گئی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اسنے آپ کا سرمہ چند روز تک استعمال کیا۔ جس سے اس کو بہت فائدہ ہوا اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں تا کہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں جناب قاضی محمود الحسن صاحب سٹور کیپر زراعتی فارم گورداسپور لکھتے ہیں کہ اس سے قبل دو بار آپ سے سرمہ منگوا چکا ہوں جو کہ مختلف احباب کو دیا گیا۔ ان میں سے دو کی آنکھیں تو سخت خراب تھیں۔ ایک تو چند گز کے فاصلہ سے بھی آدمی کو پہچان نہ سکتا تھا۔ اب چند گز کیا کافی سے زیادہ فاصلہ سے آدمی کو پہچان سکتا ہے یہی حال قریبا دوسرے کا تھا۔ یہ خدا کا فضل ہو کہ اسنے آپکے سرمہ میں تاثیر دی انکی تقاضا پر یہ خط لکھ رہا ہوں کہ بدیں خط ہذا دو تولہ سرمہ بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

اکسیر البدن نے کمال کر دیا

جسنے ایکدفعہ بھی استعمال کی وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہو گیا۔ ذرا اس کے فوائد پر تو نظر ڈالئے (۱) موسمی عوارض بخار۔ نزلہ۔ زکام کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کریگی (۲) پٹھوں کو مضبوط بنائیگی (۳) دل و دماغ کو تقویت دیگی (۴) گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی (۵) جسم کو چیت بنائیگی (۶) دل میں نئی امنگ (۷) اعضا میں نئی ترنگ (۸) اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کریگی (۹) معدہ کو تقویت دیگی (۱۰) اگر آپ جوان ہیں تو آپکی جوانی کی حفاظت کریگی (۱۱) اگر آپ بوڑھے ہیں تو بڑھاپے کے عوارض سے آپکو بچائیگی (۱۲) اگر آپ کمزور ہیں تو آپ کو زور آور بنائیگی (۱۳) اگر آپ زور آور ہیں تو آپکو شہزور کریگی۔ غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکینگے۔ جس سے آپ اور آپ کے بال بچے خوشی سے زندگی بسر کریں گے۔ اور عمدہ صحت پا کر آپ خدا کی عبادت بھی خوب بجا لائینگے جس سے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہوں گے۔ لہذا اگر آپکو اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے۔ جس کے بغیر بلاشبہ انسان زندہ در گور ہے تو پھر آپ کو آج ہی سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچروپیہ (۵) محصولڈاک علاوہ۔

کثرت شہادتوں میں سے چند ایک ملاحظہ کیجئے:۔

پلیڈر ہائیکورٹ کی شہادت۔ جناب محمد یعقوب خان صاحب بی اے پلیڈر ہائیکورٹ پنجاب گورداسپور سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے آپکی ساختہ دوائی اکسیر البدن قریبًا ایکماہ استعمال کی۔ اور میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے اس دوا کو جسمانی اور دماغی کمزوریوں کیلئے بہت مفید پایا۔ وہ لوگ جنہیں دماغی کام کرنا پڑتا ہے انہیں یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔

ایک اسٹیشن ماسٹر کی شہادت۔ جناب شیخ فضل کریم صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر لارنس پور ضلع کیمبل پور سے لکھتے ہیں کہ میں نے گذشتہ رمضان میں آپ کی تیار کردہ اکسیر البدن ایکماہ کی خوراک آپ سے منگوائی تھی۔ میں اس کے استعمال سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعی یہ دوا آپکے اشتہار کے مطابق اپنے اندر فوائد رکھتی ہے۔ بدن میں چستی چالاکی پیدا کرتی دماغ کو قوت دیتی ہے۔ تھکان دور کرتی ہے۔ قبض کشا ہے۔ زکام نزلہ وغیرہ کی شکایت رفع کرتی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مفید چیز سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

ایک تجربہ کار حکیم کی شہادت۔ جناب مولوی قطب الدین صاحب جو قادیان کے سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں تحریر فرماتے ہیں مجھے کمر درد کی سخت شکایت تھی یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے سخت لاچار رہتا آپکی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت بہت اچھی ہو گئی گو اب وقت کوئی تکلیف نہیں رہی مگر احتیاطاً کچھ اور گولیاں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ واقعی یہ گولیاں مقوی اعصاب مقوی دماغ اور مقوی جسم ہیں میں نے خود تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔

اکسیر البدن نے میری کایا پلٹ دی۔ جناب مراد بخش صاحب فلائی کور کوہاٹ چھاونی سے لکھتے ہیں کہ جب سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا ہے۔ پٹھوں میں درد کی جو شکایت تھی رفع ہو گئی ہے سستی میں کمی ہے دماغ میں اٹھتے بیٹھتے وقت جو چکر آتا تھا۔ جاتا رہا۔ دماغی کمزوری دل بدن دور ہو رہی ہے پہلے درد کمر بہت رہتا تھا۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے۔ پیٹ میں جو گڑگڑاہٹ تھی وہ جاتی رہی اب تو بھوک خوب لگتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے۔ اسی کو تو اکسیر کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)